السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(قصہ ہاروت وماروت کی قرآن کی روشنی میں وضاحت فرمائیے۔ (سائل) (۱۹ فروری ۱۹۹۹ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

اللہ رب العزت نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۰۲ کے ضمن میں بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ ۖ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ ۚ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر ۖ فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ ۚ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم ۚ وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فِى الءاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ ۚ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم ۚ لَو كانوا يَعلَمونَ ١٠٢ ... سورة البقرة

اوران (ہزالیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اوران باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ بعض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اوراللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اورکچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص اپنی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا۔ اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔''

اس آیت کریمہ میں اس جادو کا بیان ہے جس پر 'أَرْذَلُ خَلْقِ اللّٰهِ' یہود عامل تھے۔ پھر یہ ان اشیاء میں سے ہے جن کو شیاطین نے سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد میں کھڑا تھا۔ (تاکہ اللہ کی مخلوق کو ورغلایا اور پھسلایا جاسکے) اور اس کا تعلق اس سے بھی ہے جو کچھ بابل کی سرزمین میں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا تھا۔ ثانی الذکر عہد کے اعتبار سے اوّل الذکر سے متقدم ہے کیونکہ قصہ ہاروت وماروت بقول ابن اسحاق زمانہ نوح علیہ السلام سے پہلے کا ہے۔ جادو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھا کیونکہ اللہ نے خبر دی ہے کہ قوم نوح علیہ السلام کا دعویٰ مزعومہ تھا کہ یہ (نوح) علیہ السلام ساحر ہے۔

اسی طرح جادو قوم فرعون میں بھی پھیلا ہوا تھا۔ یہ سارا کچھ عہد سلیمان سے (بہت) پہلے کا ہے۔ اس آیت سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے سحر وکہانت کی کتابوں کو جمع کرکے اپنی کرسی کے نیچے دفن کردیا۔ کوئی شیطان کرسی کے نزدیک پھٹک نہیں سکتا تھا۔ جب سلیمان علیہ السلام اور وہ علماء جن کو اصل معاملہ سے آگاہی تھی، فوت ہوگئے تو شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ یہودیوں سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسا خزانہ بتاتا ہوں جو بے مثال اور بے نظیر ہے۔ کہا ہاں بتاؤ! انھوں نے کرسی کے نیچے کھدائی کرکے ان کتابوں کو حاصل کرلیا تو شیطان نے ان سے کہا سلیمان کو انہی کے ذریعہ جن وانس پر کنٹرول حاصل تھا۔ اس واقعہ سے یہ بات عام پھیل گئی کہ سلیمان ساحر تھا۔ جب قرآن نے سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ انبیاء میں کیا تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہا: وہ تو جادوگر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر طبری)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قصہ ہاروت وماروت ''مسند احمد'' میں بسند حسن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مروی ہے۔ طبری نے اس واقعہ کے کئی طرق بیان کیے ہیں۔ "قال ابن کثیر: وَأَقْرَبُ مَا فِي هٰذَا أَنَّهُ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي تَفْسِيرِهِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ كَعْبٍ، قال ابن كثير أيضًا۔ وَرَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ أَيْضًا۔ حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى- وَهُوَ ابْنُ أَسَدٍ- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، فَذَكَرَهُ فَهٰذَا أَصَحُّ وَأَثْبَتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْإِسْنَادَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ، وَسَالِمٌ أَثْبَتُ فِي أَبِيهِ مِنْ مَوْلَاهُ نَافِعٍ فَدَارَ الْحَدِيثُ وَرَجَعَ إِلَى نَقْلِ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، عَنْ كُتُبِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. (۱/۱۸۴۔ التفسیر)" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قصہ کا اصل موجود ہے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے ''احسن التقاسیر'' (۱/۱۰۹) کے حاشیہ پر فرمایا: لیکن اس بارے میں درست تحقیق ''حافظ ابن کثیر'' کی ہے کہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ اسرائیلی روایت ہے کیونکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دراصل یہ روایت کعب احبار سے اخذ کی ہے چنانچہ ایک مسند میں اس کا ذکر بھی ہے ... بنابریں زہرہ والی کہانی بے اصل ہے۔ (نعیم الحق نعیم) "بخلاف ان لوگوں کے جنھوں نے اس قصہ کو باطل قرار دیا ہے۔ جیسے قاضی عیاض وغیرہ۔

حاصل اس کا یہ ہے کہ اللہ نے بطورِ آزمائش دو فرشتوں میں شہوت ودیعت کردی، پھر ان کو حکم دیا کہ زمین پر قضاء کے فرائض سرانجام دو۔ مدت درازتک انھوں نے بصورتِ بشر زمین پر عدل وانصاف قائم کیے۔ پھر حسین جمیل عورت پر فریفتہ ہوکر فتنہ میں پڑگئے۔ اس بنا پر ان کو بطورِ سزا بابل کے کنویں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ ان کی ابتلاء علم سحر کے ذریعے ہی ہوئی۔ جو اس علم تک رسائی چاہتا، ان کا قصد کرتا وہ اس وقت تک کسی کو تعلیم نہ دیتے جب تک اسے (ڈراتے اور منع نہ کرلیتے۔ جب کسی کو اصرار ہوتا تو اس سے گفتگو کرتے اور تعلیم دیتے۔ اس علم کی حقیقت ان پر منکشف تھی۔ لوگ ان سے ان اشیاء کی تعلیم حاصل کرتے جن کی وضاحت قرآن میں ہے۔ (فتح الباری: ۲۲۵/۱۰

ترکیب: مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ میں صحیح مسلک یہ ہے کہ ما موصولہ ہے ان لوگوں کا مسلک غلط ہے جنھوں نے اس کو مانافیہ بنایا ہے کیونکہ نظم کلام اس سے انکاری ہے۔ تَتْلُوا لفظ فعل مضارع ہے لیکن یہ ماضی کی جگہ واقع ہے یہ استعمال کلامِ عرب میں معروف ہے۔ اور تَتْلُوْا کا معنی منقول ہے۔ اسی بناء پر اس کا ''عَلٰی'' سے تعدیہ ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ کا مَا یقینی طور پر نافیہ ہے۔ اور وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا میں واوٴ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل سے جملہ استدراکیہ ہے۔

یعلمُونَ النَّاسَ السِّحرَ   اَلنَّاس مفعول اوراَلسِّحرَ مفعول ثانی ہے ۔جملہ کَفرُوا کے فاعل سے حال ہے ۔ اَیْ کَفرُوا معلِّمِینَ اور وَمَا اُنزِلَ میں مَا موصولہ محل نصب میں ہے ۔ اَلسِّحرَ پر عطف ہے ۔ تقدیر عبارت یوں ہے : یعلمُونَ النَّاسَ السِّحرَ وَمَا اُنزِلَ عَلَی المَلَکَینِ یعنی لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے اوراس شئے کی جو دو فرشتوں پر نازل ہوئی تھی اور بِبَابِلَ مَا اُنزِلَ کے متعلق ہے باء بمعنی فِیْ ہے ۔جمہور کے نزدیک اَلمَلَکَینِ لام کے فتحہ سے ہے ۔ بعض نے اس کو کسرہ سے بھی پڑھا ہے ۔ ہاروت وماروت اَلمَلَکَینِ سے بدل ہے جو فتح کے ساتھ ہے یا عطف بیان ہے ۔ یہ تعلیم ہے ۔ یہ تعلیم انذاری تھی طلبی نہیں تھی ۔

الفاظ کی مزید تشریح : وَمَا اُنزِلَ عَلَی المَلَکَینِ کا عطف مَا تَتلُوا پر ہے ۔ معنی یہ ہیں کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے ۔ شیطان سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں اوراس چیز کی جو دو فرشتوں ہاروت اورماروت پر نازل اَلمَلِکَینِ لام کے کسرہ کے ساتھ قراءت غیر معروف ہے ۔ مشہور لام کے فتحہ سے ہے ۔ زیر کی صورت میں معنی یوں ہوا کہ ہاروت وماروت کے ساتھ جب خواہشات نفسانی لگادی گئیں تووہ گویا مرد بن گئے ۔ اورجب قاضی بنائے گئے تواس طرح سے بادشاہ ہوگئے ۔ پس دونوں قراءات آپس میں موافق ہوگئیں ۔ بعض لوگ وَمَا اُنزِلَ عَلَی المَلَکَینِ کے مَا کو نفی کا بناتے ہیں ۔ اور معنی یوں کرتے ہیں کہ نہیں اتاری گئی فرشتوں پر کوئی چیز (جادو سے) اورلفظ بِبَابِلَ کو یُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحرَ سے متعلق بناتے ہیں ۔ یعنی شیطان لوگوں کو جادو بابل شہر میں سکھاتے تھے ۔ اورہاروت اورماروت کو شیاطین سے بدل بناتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاروت اورماروت شیطان تھے ۔ اوروجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب جادو کفر ہے تو فرشتوں پر کس طرح اتارا جاسکتا ہے ۔ اوروہ لوگوں کو کس طرح سکھا سکتے ہیں ۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ اللہ جس چیز کے ساتھ چاہے ، بندوں کی آزمائش کرے ۔ اسی لیے وہ پہلے کہہ دیتے کہ یہ کفر ہے تاکہ کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے ۔ جب کوئی باز نہ آتا تواس کو سکھا دیتے ۔ اور نظمِ قرآن کے لحاظ سے مَا اُنزِلَ کے مَا کو نفی کے لیے بنانا صحیح نہیں کیوں کہ اس سے نظمِ قرآن میں کئی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں ۔

بِبَابِلَ کا تعلق اگر بِمَا اُنزِلَ سے ہو توپھر ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا صحیح نہیں کیونکہ شیاطین صیغہ جمع ہے ۔ جب کہ ہاروت ماروت تثنیہ ہے نیز مَلَکَینِ سے بدل نہ بنانا تواس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو مَلَکَینِ پر اتارا گیا ا ہے لیکن بابل میں نہیں بلکہ کسی اورجگہ ۔ اوراگر بِبَابِلَ کا تعلق وَاتَّبَعُوا مَا تَتلُوا الشَّیَاطِینَ سے ہو تووہ بہت دور ہے ۔ درمیان میں اورکلام آگیا اس سے عبارت میں خلل پیدا ہوتا ہے ۔

۔ ہاروت ماروت ظاہر نظم کے لحاظ سے مَلَکَینِ سے بدل ہے ۔ کیونکہ مَلَکَینِ تثنیہ ہے اورہاروت ماروت بھی دو ہیں ۔ نیز ہاروت اورماروت میں قرب بھی ہے ۔ ہاروت ماروت کو شیاطین سے بدل بنانا ظاہر نظم کے بالکل ۲ خلاف ہے ۔ کَمَا تَقَدَّمَ

۔ اگرہاروت ومارت شیطان ہو توپھر ان کا تبلیغ کرنا کہ ہم آزمائش میں ہیں ، توکفر نہ کر۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ نیکی کی تبلیغ کی توقع شیاطین سے نہیں ہوسکتی ۔ پس صحیح معنی وہی ہے جو پہلے بیان ہوچکا کہ اُنزِلَ کا تعلق مَا تَتلُوا سے ہے ۳ اور معنی یوں ہے کہ تابعداری کی انھوں نے اس چیز کی جو وہ پڑھتے تھے ۔ شیاطین سلیمان علیہ السلام کے عہد میں اوراس چیز کی جو اتاری گئی دو فرشتوں ہاروت وماروت پر بابل میں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،متفرقات:صفحہ:581

محدث فتویٰ